وصفا کی بارشیں ہوتی ہیں اور اللہ کی بخششیں نازل ہورہی ہیں۔ اس میں طبع مولائیت، نصرتِ مظلومیت، بوئے حریت، خوئے حسینیت، جوئے انسانیت، نفرتِ یزیدیت، بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہاں فراست کی روشنی، جنت کی دلکشی، اطاعتِ خدا و رسول کی شبنمی، شریعتِ محمدی کی غنچگی، محبتِ اہلبیت کی تازگی، الفت و محبت کی زندگی اور اخوت کی چاندنی نظر آتی ہے۔ یہاں علم و حکمت کے آفتاب، فصاحت و بلاغت کے ماہتاب، عرفان و وجدان کی آب و تاب، دین و دنیاوی ترقی کا انقلاب، محبان رسالت مآب اور عاشقان ابوتراب نظر آتے ہیں۔ یہ سرزمین ایقان کا جوش و طوفان، حق کا وجدان، انصاف کا میزان، فطرس ایمان، کعبہ عرفان، مودت و عشقِ رسالت و ولایت کا اعلان، انسانیت کا ارمان، قلم و زبان کا ایوان، بصیرت و فراست کی سلطان، پختہ اعتقاد و عمل کا شبستان اور ادب و شاعری کا دبستان ہے۔

سلطانؔ نوگانوی

www.emarsiya.com



## وطن (نوگانواں سادات)

جب اس زمیں پہ علمِ خدا کی سحر ہوئی
مدحت رسولؐ پاک کی یاں سربسر ہوئی ۱
دانائی اس زمین کی رشکِ قمر ہوئی
کوپل ولائے آل کی بڑھ کر شجر ہوئی
احمدؐ پہ اس زمیں کا درود و سلام ہے
اس کی فضا میں آلِ محمدؐ کا نام ہے

سادات کا دیار ہے نوگانواں نام ہے
یہ سر زمیں حبیبِ خدا کی غلام ہے ۲
تعلیمِ اہلبیت سے یہ نور فام ہے
با امتیاز حبِ علیؑ کا مقام ہے
آلِ رسولؐ حق ہے محبت کی کان ہے
عباسؑ کا علم یہاں ملی نشان ہے

روحِ عرب ہے اور یہ بطحا کی جان ہے
۳ ایران و سامرہ کی بہت قدر دان ہے
مشکِ بقیع اس میں مدینہ کی آن ہے
جلوہ ہے کاظمین کا، مشہد کی شان ہے
اسکی فضا میں خوئے نجف ہے رچی ہوئی
مٹی میں بوئے کرب و بلا ہے بسی ہوئی

توحید کا نظام یہاں کا علی العموم
۴ ہیں وجہِ افتخار رسالت کے یاں علوم
اس سرزمیں پہ حبِ ولایت کا ہے ہجوم
تاباں یہاں پہ احمدِؐ ابرار کے نجوم
منشور اس زمیں کا عزائے حسینؑ ہے
ہر فرد اس زمیں کا فدائے حسینؑ ہے

ہاں اے زبانِ حسنِ فصاحت ہو مدح میں
۵ شیرینیِ ولا کی حلاوت ہو مدح میں
اور گلشنِ جناں کی نضارت ہو مدح میں
طبعِ کہن و فکر کی ندرت ہو مدح میں
مصرع ہر ایک مدح کا دریائے نور ہو
مضمون مرثیہ کا مرے رشکِ طور ہو

www.emarsiya.com



فکرِ رسا نے جادۂ مقصود پا لیا
۶ حسنِ سخن پہ رنگ صباحت کا آ گیا
مضمونِ مرثیہ کو ملی غیب سے جلا
فہم و نظر پہ چھا گئی دانائی کی گھٹا
مشاطۂ خیال نے بندش سنوار کر
اس سرزمیں نے رکھدئے جذبے نکھار کر

اس کے افق پہ سبطِ نبی ایک آفتاب
۷ ان کی جبیں پہ علمِ محمدؐ کی آب و تاب
خوشبوئے علم، یہ چمنِ دین کے گلاب
حکمت میں اجتہادِ علومی کا ماہتاب
نائب امامِ عصر کے، چشمہ یہ نور کے
قرآں کا فخر اور حشم ہیں زبور کے

اہلِ ولا کے واسطے ہیں مجتبیٰ مثیب
۸ دنیائے دوں میں یہ مرضِ روح کے طبیب
حکمت کا فخر، علمِ لدنی کے یہ خطیب
قرآن کے مبلغ و کربل کے یہ نقیب
مخزن ہیں یہ معارفِ ام الکتاب کے
مداح اہلبیتؑ رسالت مآب کے

فیروزؔ جس کا میثمِ دوراں خطاب ہے
ہے منبعِ شعور ، خطابت کا باب ہے ۹
مصحف ادب کا علم و عمل کی کتاب ہے
منبر پہ مصطفٰےؐ کے فصاحت کی آب ہے
جلوہ فگن ہے حبِ ولایت صفات میں
ثانی نہیں ہے اس کا کوئی کائنات میں

ناطقؔ ہے اک گہر، سخن نظم کا نکھار
ساجدؔ ہے فخرِ ملت و تاریخی آبشار ۱۰
شہرتؔ نے اس زمین کا اعلیٰ کیا وقار
محسنؔ یہاں سیاستِ دنیا کا شہسوار
دنیا کے ہر علوم کے ماہر یہاں پہ ہیں
ایسے ادیب ایسے سخن ور کہاں پہ ہیں

زوارؔ ختمِ حکمت و عرفان کا نگیں
سینچی ہے علم و فن سے مظفرؔ نے یہ زمیں ۱۱
محضرؔ یہاں پہ منبرِ شبیرؑ کا مکیں
فیضانِ مصطفٰےؐ کا شبیہ الحسن امیں
خلقِ حسنؔ میں میر تو سلمانؔ بن گیا
سر پر ریاضؔ کے درِ تاجِ سخن گیا

www.emarsiya.com



اس کی فضا میں مہکی لطافتؔ کی نظمِ خو
تصویرؔ میں اس کے مصور کے رنگ و بو ۱۲
مہدی کا یاں پہ سوزِ عزا ہے چہار سو
چہکا ہے اس زمین پہ اکرامِ خوش گلو
زائرؔ نے اس زمین کو پر سوز کر دیا
جعفرؔ نے بھی فضا کو تبسم سے بھر دیا

یاں پر ظہورؔ بانیٔ علمِ جدید تھے
اقبالؔ اس زمین کے مردِ سعید تھے ۱۳
آوازِ سوزِ غم کی زمرد کلید تھے
افسرؔ بھی نوحہ خواں تھے عزا کی نوید تھے
جشنِ محمدی بھی وقارِ وطن ہوئیں
واللہ صفدری بھی عزا کا سخن ہوئیں

دنیا میں یہ ہے قنبرِ دوراں کی سرزمیں
جود و سخا، نضارتِ عرفاں کی سرزمیں ۱۴
نورِ سحر، صباحتِ وجداں کی سرزمیں
سنت کی، اہلبیتؑ کی، قرآں کی سرزمیں
اس سرزمیں پہ اجرِ رسالت کی دھوم ہے
ہر جا صدائے نادِ علیؑ کا ہجوم ہے

اس سرزمیں پہ نورفشاں ہے سحر سحر
ذرے ہیں اس زمین کے تاباں قمر قمر ۱۵
ہر اک خزف ہے خاکِ زمیں کی گہر گہر
فخرِ شعاعِ بدر ہے یاں کی نظر نظر
شبنم نے یاں درود کے موتی لٹائے ہیں
بلبل نے بڑھ کے نعرۂ حیدؑر لگائے ہیں

اس کی سحر ہے فخرِ جناں زرفشانِ صبح
ہر شام بھی یہاں کی بنی ہے نشانِ صبح ۱۶
بالیدگیِ روح یہاں کی اذانِ صبح
عزمِ حسینیت ہے یہاں داستانِ صبح
ہر سمت گونج قائمِ عترتؑ کی چھائی ہے
اسکی فضا سے مشک ولایت کی آئی ہے

اس کی ہوا نے حبِ علیؑ سے وضو کیا
غنچہ بھی مسکرایا تو نادِ علیؑ کہا ۱۷
اس سرزمیں پہ رحمتِ حق کی رواں صبا
اس پر نقیبِ نور نے سجدہ کیا ادا
ہے حبِ اہلبیت یہاں کی سرشت میں
کرب و بلا بسی ہے دلوں کی بہشت میں

www.emarsiya.com



بو سے یہاں کی پھیکا ہے مشکِ ختن کا رنگ
خوشبو ہے سلسبیل کی، نہرِ لبن کا رنگ ۱۸
کرب و بلا کا رنگ ہے میرے وطن کا رنگ
اس میں ولا کی بو ہے، حسینؑ و حسنؑ کا رنگ
بادِ صبا بھی غیرتِ مشکِ ختن بنی
جنت سے آ کے مشک شمیمِ چمن بنی

یہ سرزمیں ہے نازشِ چرخِ زبر جدی
رنگِ شفق ہے گل میں تو برگ اسکے اخضری ۱۹
سبزہ یہاں کا غیرتِ رنگِ زمردی
بادِ صبا میں اس کی ہے خوشبوئے حیدری
دنیا میں ہے یہ گلشنِ کوثر بنی ہوئی
حسنِ دعائے زہراؑ کی محفل سجی ہوئی

اس کی ہوا میں موجۂ تسنیم کی ہے رو
اس کی فضا میں طاعتِ آلِ عبا کی لو ۲۰
اس کے خمیر سے ہے عیاں بوئے عزمِ نو
اسکی زمیں میں تقویٰ و صدق و صفا کی ضو
اسکی زمیں کے ذروں میں فطرت ہے طور کی
اس کی مشامِ جاں میں تجلی ہے نور کی

یہ نورِ علم اور یہ حکمت کا سبزہ زار
طوطیِ آل اس میں محمدؐ کے جاں نثار ۲۱
ہر جا غلامِ آلِ محمدؐ ہیں بے شمار
نعرے فلک شگاف علیؑ کے ہیں بار بار
اس سرزمیں نے ہاتھ جناں سے ملا دیا
نعروں نے گلستان شفق کا کھلا دیا

ذرہ بھی اس کی خاک کا درِ ثمین ہے
ہر باغ اس زمین کا خلدِ برین ہے ۲۲
ہر اک یہاں غلامِ امامِ مبین ہے
یہ گلشنِ رسولؐ ، جہاں سے حسین ہے
نہریں ولائے آل کی چشمے ہیں نور کے
دانائی کی فضا ہے تو جلوے ہیں طور کے

گلشن یہ پیار کا ہے اخوت کا یہ چمن
سوسن یہ آشتی کا ، محبت کا نسترن ۲۳
ایثار کا جہاں ، یہ مروت کی انجمن
اہلِ ولا یہاں کے غلامانِ پنجتن
شادابیوں میں غیرتِ جنت بنی ہوئی
ہے اس کے سر پہ چادرِ رحمت تنی ہوئی

www.emarsiya.com



ہر سمت لا اِلٰہ کی اور بے خودی کی گونج
احمدؐ کی ہے صدا کہیں نادِ علیؑ کی گونج ۲۴
یا فاطمہؑ کا شور ، حسینؑ ولی کی گونج
صلوات کی پکار تو بارہ دری کی گونج
ھَل مَن کی بازگشت ہے اسکی فضا میں آج
لبیک یا حسینؑ ہے اس کی صدا میں آج

فرشِ عزا کو دھوتا ہے اشکوں سے یاں فلک
مٹی میں ہے مودتِ اطہار کی مہک ۲۵
اس کی فضا میں نورِ ولایت کی ہے چمک
بادِ صبا میں قرأتِ قرآں کی ہے چہک
طبعِ نکو یہاں کی ہے خوئے زُلال بھی
اس کی ہوا میں سازِ اذانِ بلال بھی

ہے خاص اس زمیں کی عزاداریِ حسینؑ
کرب و بلا کی یاد یہاں کا ہے نصب العین ۲۶
یہ ہے دعائے بنتِ شہنشاہِ مشرقین
حق کا علم یہ مقصدِ زینبؑ کی زیب و زین
مستضعفینِ دہر کے اقلاب جوڑ کر
رکھ دی ہے اس نے گردنِ باطل مروڑ کر

تکفیریت کو اس نے کیا بڑھ کے لا جواب
اس نے ملایا خاک میں فسطائیت کا خواب ۲۷
توڑا ہے اس زمین نے اخباریت کا باب
دل میں یزیدِ عصر کے اس سے ہے پیچ و تاب
اس سرزمیں کے دل پہ گھٹا حق کی چھائی ہے
یاں پر شکستِ فاش بھی باطل نے پائی ہے

ذہنوں میں کلبلائے ہیں پھر عصر کے یزید
بغض و حسد کا دور ہے اور نفرتیں شدید ۲۸
بیتِ خدا کی ہاتھوں میں تکفیر کے کلید
بھوکے ہیں اقتدار کے یہ داعشِ پلید
بھڑکا رہے ہیں فتنے زمیں آسمان میں
دہرا رہے ہیں عصرِ امیہ جہان میں

پھر بولہب نے عصر کے انگڑائی لی ہے آج
انساں میں عیب جوئی کی عادت بنی ہے آج ۲۹
ہر سو ہوا تعصب و شک کی چلی ہے آج
دولت سے ہر زبانِ ہدایت سلی ہے آج
جوہر ہیں مہر و ماہ کے ظلمت کے جام میں
کوئی نہیں ہے فرق حلال و حرام میں

www.emarsiya.com



پہنا ہے عیب جوئی کا فسطائیت نے تاج
ہے اقتدار موت کا اور وحشتوں کا راج ۳۰
اب لیر ہا ہے عدل سے بغض و حسد خراج
اب بن رہا ہے روح کا سرطان لا علاج
عزمِ علیؑ سے توڑ دو قصرِ عناد کو
پھونکوں سے ہی بجھا دو چراغِ فساد کو

اب پاسبانِ خانۂ کعبہ بنی ہے آگ
اب قربِ بیتِ ربِ علیٰ آ گئی ہے آگ ۳۱
انسان کے خلاف صف آرا ہوئی ہے آگ
شیطانیت کے قلبِ ریا میں ڈھلی ہے آگ
دستِ ہوس میں شر کا علم ہے لئے ہوئے
غیض و غضب کا جامِ حسد ہے پئے ہوئے

ظلم و ستم کا دورہ ہے ہر سمت الحذر
اب چھا رہا ہے قلب پہ انساں کے سیم و زر ۳۲
وا ہو رہے ہیں حرص و ہوس، گمرہی کے در
آنکھیں دکھا رہے ہیں تعصب کے اب شرر
سطوت پہ آبِ عزم کا باران چاہیے
دل میں ولا تو ہاتھ میں قرآن چاہیے

اے نوجواں وطن کے تجھے حق کا واسطہ
ہو راہ تیری آلِ محمدؐ کا راستہ ۳۳
سر پہ علم ہو غازی کا اور سجدہ ِ خدا
لے کر سبق حسینؑ سے عزم و ثبات کا
دو انگلیوں سے خیبرِ باطل اکھاڑ دے
میداں میں آ کے مرحبِ دوراں پچھاڑ دے

عباسؑ کے علم کے علمدار تم بھی ہو
فتنہ ، فساد و مکر پہ تلوار تم بھی ہو ۳۴
دنیا میں فوجِ علم کے سالار تم بھی ہو
بیعت سے ظلم و جور کی انکار تم بھی ہو
چہرہ دکھا عمل سے شہِ مشرقین کا
چمکا دے اپنی فکر سے مقصد حسینؑ کا

کردار سے ہو سیرتِ کرب و بلا عیاں
نارِ حسد بجھا دو تعصب کرو دھواں ۳۵
تکبیرِ اتقا ہو تو حق گوئی کی اذاں
ظلم و ستم مٹا دو بنو عدل کا نشاں
فکرِ نفاق و کفر میں زنجیر ڈال دو
آنکھوں سے اپنی خارِ تعصب نکال دو

www.emarsiya.com



تم عندلیبِ گلشنِ آلِ رسولؐ ہو
تم ہی نجف کے گل ہو مدینہ کے پھول ہو ۳۶
کرب و بلا کے تم ہی فروع و اصول ہو
زینبؑ کی آرزو ہو، دعائے بتولؑ ہو
تم کو سلام بھیجا ہے پیاسے حسینؑ نے
ناصر کہا ہے بنتِ شہِ مشرقین نے

سلمانؓ اور میثمؓ و بوذرؓ کا واسطہ
حمزہؓ کا اور جعفرؓ و حیدرؑ کا واسطہ ۳۷
اصغرؑ کا واسطہ تمھیں اکبرؑ کا واسطہ
حر بن کے ابھرو سبطِ پیمبر کا واسطہ
اپنے دلوں سے نفرت و کینہ نکال دو
سینوں میں اپنے پیار و محبت اجال دو

تقویٰ کے ساتھ پرچمِ الفت علم کرو
حرص و ہوس ، نفاق کی گردن قلم کرو ۳۸
دل میں پیار و عجز کا رایت بہم کرو
کردار ، اہلبیتِ محمدؐ شیم کرو
عزمِ جواں سے قفل ، غلامی کا کھول دو
حسنِ عمل کو علم کی میزاں میں تول دو

لے کر علیؑ کا نام زمانوں کو سر کرو
۳۹ کردارِ آلؑ کی سحرِ نو ابھار دو
لے کر علم مودت آل عبا اٹھو
دنیائے دوں میں زینتِ خیبر شکن بنو
ہو نطق سے بیان جزالت بتولؑ کی
ظاہر ترے عمل سے ہو عظمت رسولؐ کی

نطق زباں پہ جاری ہوں الفاظ کے گہر
۴۰ ہو ہاتھ بہرِ امن ، عدالت کی ہو نظر
پھر سے ابھار صدق و سخا کی نئی سحر
اشکِ عزا ہوں آنکھوں میں سینہ میں ہو شرر
اٹھو سنائے ظلم کو سینہ سے توڑ دو
مظلوم پر جو اٹھیں اُن آنکھوں کو پھوڑ دو

حسنِ عمل ہو نفس کی تعمیر کے لئے
۴۱ سینہ سپر ہو ظلم کی شمشیر کے لئے
اٹھے قدم فساد کی تسخیر کے لئے
سینہ پہ ہاتھ ماتمِ شبیرؑ کے لئے
خنجر کو ظلم و جور کے شہ رگ سے کاٹ دو
خلقِ حسنؑ سے خندقِ نفرت کو پاٹ دو

www.emarsiya.com



دنیا میں تیرے واسطے ہے کربلا سبق
۴۲ انصارِ شاہِ دین کا وہ حوصلہ سبق
عباسؑ کی محبت و حسنِ وفا سبق
عابدؑ کے تا حیات وہ صبر و رضا سبق
فرزند بوتراب کا تو نورِ عین ہے
تیری نظر کے سامنے عزمِ حسینؑ ہے

دینِ خدا کو جس نے سنبھالا ہے وہ حسینؑ
۴۳ توحید کے قمر کا جو ہالا ہے وہ حسینؑ
بحرینِ پاک نے جسے پالا ہے وہ حسینؑ
ظلمات میں جو حق کا اجالا ہے وہ حسینؑ
زہراؑ کا لال دوشِ نبیؐ کا سوار ہے
مظہر خدا کا ، ناصرِ پرور دگار ہے

جو مصطفٰےؐ کی آنکھوں کا تارا ہے وہ حسینؑ
۴۴ لختِ علیؑ جو زہراؑ کا پیارا ہے وہ حسینؑ
عزم و ثبات کا جو منارا ہے وہ حسینؑ
مشکل میں ہمکو جس کا سہارا ہے وہ حسینؑ
جرأت کا یہ رسولؐ ، وفا کا امام ہے
مولٰی مرا ، نمازِ ولا کا امام ہے

مادر ہیں جس بشر کی شبِ قدر وہ حسینؑ
۴۵ آزادیِ ضمیر کا جو ابر وہ حسینؑ
جرأت کا مہر، صبر کا جو بدر وہ حسینؑ
جس نے کیا ہے دین پہ گھر نذر وہ حسینؑ
پروانۂ جناں ہے یہ کشتی نجات کی
اسکے لہو سے چلتی ہیں نبضیں حیات کی

عالم میں جو خدائے شہادت ہے وہ حسینؑ
۴۶ قلبِ بشر پہ جسکی حکومت ہے وہ حسینؑ
جو قاطعِ غرورِ امارت ہے وہ حسینؑ
جس سے حیاتِ اسمِ رسالت ہے وہ حسینؑ
جس کے لہو میں عصمتِ شیرِ بتولؑ ہے
سرتا قدم جو دین فروع و اصول ہے

نطقِ خدا رسول کی گفتار ہے حسینؑ
۴۷ بیعت سے ظلم و جور کی انکار ہے حسینؑ
محبوبِ کردگار کا کردار ہے حسینؑ
خلاقِ کائنات کا شہکار ہے حسینؑ
دنیا میں کون خامسِ اہلِ کسا ہوا
جبریلؑ اس کے در پہ ہے خادم بنا ہوا



حیدرؑ شیم ہے وارثِ وصفِ خدا حسینؑ
۴۸ طاعت کی کردگار کے ہے انتہا حسینؑ
قرآں ثبات و عزم کا، درسِ وفا حسینؑ
امراضِ دیں کے واسطے کلی شفا حسینؑ
مقتل میں جس نے عزم سے بیعت کو مات دی
دینِ رسولِ پاک کو جس نے حیات دی

دنیا میں دینِ عزم کا بانی ہے تو حسینؑ
۴۹ دریائے حریت کی روانی ہے تو حسینؑ
حق کا شباب، دیں کی جوانی ہے تو حسینؑ
دنیائے دوں میں حق کی نشانی ہے تو حسینؑ
نیزہ پہ سر بریدہ نے قرآں سنا دیا
انسان ہو کے چہرہ خالق دکھا دیا

قطبِ زمیں یہ نیرِ تاباں فلک مقام
۵۰ مالک یہ دو جہاں کا ہے دنیا ہے جنسِ خام
ہے معجزہ رسولؐ کا اس میں کسے کلام
بھیجا ہے اس کے واسطے اللہ نے سلام
کس کے سبب رسولؐ کے سجدہ کو طول ہے
اس کا پدر علیؑ ہے تو مادر بتولؑ ہے

www.emarsiya.com

سید جناں کا ، رہبرِ ہر دو سرا حسینؑ
خلقت کی کائنات کا مشکل کشا حسینؑ ۵۱
لختِ دلِ رسولؐ ہے نورِ خدا حسینؑ
کشتیِ دیں کا مثلِ علیؑ نا خدا حسینؑ
حقا کہ افتخارِ ذبیح و خلیلؑ ہے
قربانی و جہاد کی اک سلسبیل ہے

پروردگارِ عصرِ شہادت سلام لے
اے ناخدائے کشتیِ جرأت سلام لے ۵۲
طاغوتیت کے قلب پہ ہیبت سلام لے
روئے جہاں پہ مہرِ شجاعت سلام لے
انساں کے دل میں شمع مشیت جلائی ہے
دیں کی رگوں میں موجِ حرارت چلائی ہے

اے خضرِ راہ ، دین کے ملجا سلام لے
عزم و عمل کی دار کے عیسیٰؑ سلام لے ۵۳
وادیِ عزمِ طور کے موسیٰؑ سلام لے
امراضِ زندگی کے مسیحا سلام لے
تو نے حیات، موت سے بڑھ کر کشید لی
سر کو کٹا کے مرضیِ قدرت خرید لی

www.emarsiya.com



رازِ حیاتِ کل کا شناسا تھا جو حسینؑ
لبریز عزم و صبر کا کاسا تھا جو حسینؑ ۵۴
محبوبِ کبریا کا نواسا تھا جو حسینؑ
غربت میں تین روز کا پیاسا تھا جو حسینؑ
بیعت کا جس نے نام و نشاں بھی مٹا دیا
ٹھوکر سے اپنی تاجِ حکومت بھی اڑا دیا

یہ ابتدا ہے صبر کی زینبؑ ہے انتہا
یہ بادبانِ دیں ہے تو زینبؑ ہے ناخدا ۵۵
تاویل انما کی یہ ، زینبؑ ہے قل کفا
یہ دیں کا مصطفٰیؐ ہے تو زینبؑ ہے مرتضٰی
شرحِ حسینؑ ، کرب و بلا کی حیات ہے
دنیائے مشکلات میں کوہِ ثبات ہے

یہ افتخارِ مریم و سارا ہے بالیقیں
خطبہ ہر ایک اس کا ہے قرآن سا حسیں ۵۶
معصوم کربلا کی یہ عصمت کے ہے قریں
ثانیِ فاطمہؑ ہے یہ حیدرؑ کی مہ جبیں
حق کا کلام، عزم و وفا کا پیام ہے
دیں کی سحر یہ سطوتِ شاہی کی شام ہے

یہ صبر کا صحیفہ ہے اور عزم کی کتاب
صولت کی ضو یہ جرأت و ہمت کی آب و تاب ۵۷
ہے افتخارِ مریمؑ و حواؑ ، حیا مآب
حکمت کی ہے زبور یہ قرآن بو تراب
مظلومیت کے واسطے یہ حرزِ جان ہے
لہجہ کی ذوالفقارِ علیؑ کے، اذان ہے

یہ مقصدِ شہادتِ ابنِ علیؑ کی ضو
یہ موجِ علم و حکمت و عرفان کی ہے رو ۵۸
یہ بیعتِ یزید سے انکار کی ہے لو
یہ گلشنِ شہادتِ کربل کی صبحِ نو
مظلومیت کے واسطے یہ خضرِ راہ بھی
کربل بھی ہے یہ مقصد کربل پناہ بھی

نامِ حسینؑ کے یہ سفینہ کی نا خدا
قندیلِ کربلائے معلیٰ کی یہ ضیا ۵۹
یہ نورِ خلقِ احمدیؐ ، توحید کی جلا
زینت ہے باپ کیلئے ، ثانیِ فاطمہؑ
آفاقِ عزم کی یہ مہ لازوال ہے
یہ صبر و درگذر کی اذانِ بلال ہے

www.emarsiya.com



توحید پر حسینؑ نے اصغرؑ کیا نثار
انسانیت پہ قاسمِؑ مضطر کیا نثار ۶۰
عباسؑ ابنِ ساقیِ کوثر کیا نثار
ہے انتہا شبیہِ پیمبر کیا نثار
کربل میں آ کے وعدہ طفلی نبھا دیا
امت پہ نانا جاں کی بھرا گھر لٹا دیا

یاور ہے کوئی اور نہ انصار و اقربا
گھیرے ہوئے حسینؑ کو ہر سو ہیں اشقیا ۶۱
تنہا یہ اور گونجتی ھل من کی ہے صدا
باقی نہ کوئی عابدِ بیمارؑ کے سوا
طوفانِ ظلم و جور میں زہراؑ کی جائی ہے
اہلِ حرم کے دل میں اداسی سی چھائی ہے

باقی نہ آس ہے نہ تمنا نہ امتحاں
باقی نہ رونقیں نہ تجلی نہ کارواں ۶۲
باقی نہ اب جلے ہوئے خیموں کا ہے دھواں
باقی نہ کوئی اکبرؑ و اصغرؑ کا ہے نشاں
عباسؑ کیا گیا کہ ردائیں اتر گئیں
زینبؑ ہوئی اسیر، جفائیں گذر گئیں

زینبؑ کے دل میں تیر جدائی کے گڑ گئے
مقتل میں ماں کی گود کے پالے بچھڑ گئے ٦٣
زہراءؑ کی بیٹیوں کے مقدر بگڑ گئے
غربت میں اہلبیتؑ کے سب گھر اجڑ گئے
لوٹا حرم کو ، شاہ کے خیمے جلائے ہیں
بچی نے ظالموں سے طمانچے بھی کھائے ہیں

پھولا پھلا رہے یہ چمن ربِ ذوالجلال
ہے اس زمیں پہ رحمت اللعالمین کی آل ٦٤
ہم سبکو اے خدا مرضِ روح سے نکال
اہلِ وطن ہوں بوزر و سلمان کی مثال
رکھ دور ہم سے حرص وحسد اور نفاق کو
سلطاں طلوع کر سحرِ اتفاق کو

☆ ☆ ☆

www.emarsiya.com



# سلام ۔ ا

دنیا میں آدمی جو یہ انساں ہے آج تک
کردارِ مصطفیٰؐ کا یہ احساں ہے آج تک

صدقہ ہے اہلبیتِ محمدؐ کے نور کا
روشن جہاں میں نیرِ تاباں ہے آجتک
جب سے سرِ حسینؑ نے کی قراَتِ کہف
سر کو اٹھائے فخر سے قرآں ہے آج تک
روکی نہ جا سکی کسی سطوت سے یہ عزا
مجلس دعائے زہراؑ کا فیضاں ہے آجتک

بے پردگیٔ زینبِؑ مضطر کی یاد میں
ہر شام اپنی شامِ غریباں ہے آج تک

عابدؑ کا سجدہ شامِ غریباں میں شکر کا
برہانِ حیِ خالقِ یزداں ہے آج تک